بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | منگل ۱۱ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ۶ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۶ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۵۳

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۵ نبوت / نومبر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ ڈاکٹرز نے مختلف ٹسٹ لئے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آئے

یہ سلسلہ بیعت تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے

چاہیئے کہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں

"ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر اُن کا قدر کرے۔ اُن سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دُور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض اُن سے نہ رکھے..... یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور اُن کا اتفاق..... برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے..... پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور..... کاہل اور بخیل و بے مصرف..... نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے..... سخت نقصان پہنچایا ہے..... اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو..... اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دینی)..... کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو اُن کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے اور اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں اُن طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور اُن کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور اُن کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۶-۱۹۷)

- میری اہلیہ محترمہ ممتاز اختر صاحبہ سابق کارکن دفتر لجنہ ربوہ ہائی بلڈ پریشر اور فالج کے حملے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ایک ہفتہ سے مشن ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ باوجود اعلیٰ ترین علاج کے طبیعت بحال نہیں ہو رہی۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں اہلیہ صاحبہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

(اختر فوٹو گرافر۔ ربوہ)

مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ کا بیٹا عزیز طارق الیاس کئی دنوں سے بعارضہ بخار کھانسی بیمار ہے اس کی صحت کاملہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسماعیل منیر واقف زندگی۔ ربوہ)

- میرے خسر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر ۳ نومبر کو سائیکل پر جا رہے تھے کہ راستہ میں ٹریکٹر سے ٹکرا گئے جس سے متعدد چوٹیں آئیں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحتیابی کے لیے خورا ستدعا ہے۔

(چوہدری نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ)

- برادرم مکرم عبدالوحید صاحب خالد ابن مولوی عبدالمجید صاحب (کراچی) مع اہلیہ بیرون ملک جانے والے ہیں۔ ابھی بعض رکاوٹیں اور مشکلات ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد مشکلات آسان فرما دے۔

(نعمت اللہ بشارت
رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

تائید الٰہی

"کوئی چیز ایسی چھپی ہوئی نہیں جو آخر ظاہر نہ ہو۔ پس اگر ہم درحقیقت فریب پر ہیں تو یہی فریب ہمیں ہلاک کرے گا۔ لیکن اگر ہم راستی پر ہیں اور وہ جو ہمارے دل کو دیکھ رہا ہے اور اس میں کچھ فریب نہیں پاتا تو اگر..... تمام اوّلین آخرین مخالف ہمارے نابود کرنے کے لیے جمع ہو جائیں تو ہمیں ہرگز نابود نہیں کر سکتے جب تک ہمارے ہاتھ سے وہ کام انجام پذیر نہ ہو جائے جس کے لیے اللہ جلّ شانہٗ نے ہمیں مامور کیا ہے۔"

(شحنۂ حق طبع اوّل صفحہ ۲۹)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۱ صفر ۱۴۰۵ھ
۶ نبوت ۱۳۶۳ ہش

حقیقی ایمان باللہ کا عظیم الشان ثمرہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کا سب سے عظیم احسان ہم پر یہ ہے کہ آپ نے اس زمانہ میں جبکہ دنیا خدا سے برگشتہ ہو چکی تھی ہمارے دلوں میں خدا کی وراء الوراء ہستی اور اس کی غیر محدود قدرتوں پر سچا اور حقیقی ایمان پیدا کر کے ہمیں اس کی ذات اور صفات کی معرفت سے بہرہ ور فرمایا اور اس طرح ہماری زندگیوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں دنیا والے اپنی تدبیروں، منصوبہ بندیوں اور چالاکیوں پر حصر کرنے اور اپنی عارضی اور وقتی کامیابیوں میں مگن رہنے کو اپنے لئے وجہ افتخار سمجھتے ہیں ہم تمام تر بھروسہ خدائے قادر و کریم پر کرتے ہوئے اس کی تائید و نصرت کے جویاں رہتے ہیں۔ وہ اپنے فضل سے قدم قدم پر ہماری دستگیری فرماتا ہے اور انتہائی نامساعد حالات میں بھی ہمارے لئے کامیابی اور کامرانی کی راہیں استوار کر دکھاتا ہے۔ اس کی جناب میں ہمارا عجز و انکسار اور تذلل اور اس کی قدر اور قبولیت کے طور پر اس کی مدد اور معیت ہمارے لئے سرمایۂ افتخار کی حیثیت رکھتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس نے ہمارے دلوں میں زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کر کے کس طرح اس کی آبیاری فرمائی وہ اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے آپ کے ایک ارشاد سے ظاہر ہے۔ جذب و کشش اور تسخیر و تطہیر کی دولت سے مالا مال آپ کا وہ ارشاد یہ ہے (آپ فرماتے ہیں)

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں، کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبہ کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔" (کشتی نوح)

سیدنا حضرت اقدس نے دلوں میں خدا تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی اور اس کی غیر محدود قدرتوں پر سچا اور حقیقی ایمان پیدا کرنے کے علاوہ انہیں اس یقین سے مالا مال کر دکھایا کہ یہ ایمان ہی ہماری کامیابی کا اصل اور حقیقی ضامن ہے کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کی حقیقی معرفت سے بہرہ ور ہوتے ہیں انہیں ہی یہ توفیق ملتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی جناب میں جھکیں اور اس سے اس کی راہ نمائی اور تائید و نصرت کے طالب ہوں۔ وہ اسے قادر مطلق یقین کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ جب وہ اس پختہ یقین کے ساتھ اس کے حضور دعا کرتے ہیں اور دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تو خدا تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کر کے ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ناممکن کو بھی ممکن کر دکھاتا ہے۔ ایسے خارق عادت کام وہ صرف انہیں کے لئے دکھاتا ہے جو اس کی غیر محدود قدرتوں پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ جو لوگ اس یقین سے محروم ہوں۔ اول تو انہیں دعا کی توفیق ہی نہیں ملتی اور اگر ملے بھی تو ان کی دعا کو خدا رد کر دیتا ہے۔ ان کی دعائیں وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ کی مصداق ہوتی ہیں۔ چنانچہ آپ حقیقی ایمان باللہ کی اس عظیم الشان برکت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"کیا ہی قادر و قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدے کے برخلاف ہے، سو جب تم دیکھو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں۔ ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی وہ اندھے ہیں نہ سجاکھے، وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دعا منظور ہو گی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ کہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیوں کر اس کو بڑی مشکلات کے وقت، جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں، دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا، بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔" (کشتی نوح)

الغرض حقیقی ایمان باللہ جو اللہ تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی اور اس کی بے انتہاء قدرتوں کی معرفت سے عبارت ہوتا ہے ایک زبردست قوت ہے۔ وہ ایک آگ ہے جو انسان کے نفس امارہ کو بھسم کر کے اس کے دل کو گداز کر دیتی ہے اور وہ آستانۂ الٰہی پر گر کے پانی کی طرح بہہ نکلتا ہے۔ انسان کا یہ تذلل اسے ایسی شجاعت عطا کرنے کا موجب بنتا ہے کہ وہ مشکلات و مصائب کا کمال صبر و استقامت سے مردانہ وار مقابلہ کر کے نصرت الٰہی کو کھینچ بلاتا ہے۔ حقیقی ایمان باللہ ہی وہ حتمی اور یقینی وسیلہ ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر کر کے اسے اس کی گود میں جا بٹھاتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہم پر سب سے عظیم احسان ہی یہ ہے کہ آپ نے اپنی خداداد قوت قدسیہ کی مدد سے ہمیں اس حقیقی ایمان باللہ سے مالا مال کر کے ایک ناقابل تسخیر قوت و شجاعت سے ہمکنار کر دکھایا ہے۔ اے خدا! تو ہمارے اس محسن پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ط" (الحجرات: ۱۳)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راحت وطمانیت والی زندگی

(مکرم نثار احمد خان صاحب علی پور)

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(انعام آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ:۔ اس دنیا کی زندگی کھیل اور مشغلہ کے سوا کچھ نہیں ۔ اور جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لیے اخروی زندگی بہر حال بہتر ہے ۔ پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ۔

خلاصہ اس آیت کا یہ ہے ۔ کہ دنیا کی زندگی عارضی زندگی ہے ، عقلمندوں کو چاہیئے کہ اس دنیا سے دل نہ لگائیں ۔ بلکہ اُس زندگی کی تمنا کریں ۔ جو راحت اور طمانیت والی زندگی ہے ۔ غرض اس آیت میں ایک مومن کو اخروی زندگی کی طرف متوجہ کیا گیا ہے ۔

یوم الآخرۃ کی حکمت

انسانی پیدائش کا مقصد عبادتِ الٰہی ہے عبادت الٰہی کی انتہا یہ ہے کہ خدا تعالےٰ جو انسان کا آقا اور مولیٰ ہے اس سے ملاقات ہو ۔ اس کا دیدار ہو ۔ یہ مقصد اس فانی دنیا میں حاصل نہیں ہو سکتا تھا ۔ کیونکہ اس کی ہر چیز عارضی ہے ، اس غرض کے لیے اللہ تعالےٰ نے ایک دائمی زندگی بنائی ہے جسے یوم الآخرۃ قرار دیا ۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے ، جیسے بچہ درجہ بدرجہ سکول کے امتحانات پاس کر کے کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ لے سکتا ہے ، اسی طرح دنیاوی امتحان پاس کرنے کے بعد انسان اس قابل ہوتا ہے کہ راحت وطمانیت والی زندگی میں داخل ہو ۔ اور رب ذوالجلال سے اس کی ملاقات ہو ۔

مگر دنیاوی امتحانوں میں ناکام ہونے والا حسرت ویاس دکھ اور درد کے سوا کیا پائیگا ۔ جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۔

(الملک آیت نمبر ۳)

ترجمہ:۔ اس نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا ۔ تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے ۔

اگر انسان اس حقیقت کو سمجھ لے کہ یہ دنیا عارضی ہے ۔ اور ایک امتحان گاہ ہے اور اگلی منزل کے لیے لازماً یہاں سے کوچ کرنا ہے ۔ تو اس کے سب اعمال درست ہو جائیں گے وہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا ۔ کسی کا حق غصب نہیں کرے گا ۔ انسانیت کے احترام کے ساتھ خدائی احکام کی بجا آوری کرے گا ۔ کیونکہ آخرت کا فکر اس کے لیے نیکیوں کے حصول کا ذریعہ بن جائے گا ۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے ایمان باللہ کے ساتھ بار بار آخرت کا ذکر فرمایا تاکہ انسان کو نیکیوں کی توفیق ملتی رہے ۔

قرآن مجید کے نزول سے پہلے تو لوگ یہ سمجھتے تھے ۔ کہ یہ دنیا ہی اصل زندگی ہے اسی میں جینا اور مرنا ہے ۔ راحت اور آرام بھی یہیں ہے ۔ مگر موجودہ دور میں بھی ایسے لوگ کچھ کم نہیں جو آخرت یا قیامت کو ایک تصور یا خیال سے زیادہ وقعت نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ جب انسان مر کر مٹی اور چورا چورا ہو جائے گا ۔ تو پھر کیسے زندہ ہوگا ۔ کیسے اور کہاں سوال وجواب ہوں گے ؟ یہ تو ایک من گھڑت قصہ ہے جو صدیوں سے لوگوں کو سنایا جا رہا ہے اور اس سے ڈرایا جا رہا ہے ۔

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی باتوں کو قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے ۔

"اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۔ ۝"

(المومنون آیت ۳۹)

یعنی ہماری تو یہی ایک زندگی ہے جو اس دنیا میں ہمیں ملی ہے ۔ پہلے ہم مردہ حالت میں تھے ۔ اب ہم زندہ ہیں ۔ اس کے بعد کوئی زندگی ہمارے لیے نہیں ہوگی ۔ چنانچہ اس غلط نظریہ کی وجہ سے انسان انسان پر ظلم کر رہا ہے ۔ تکبر کر رہا ہے ۔ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق تلف کر رہا ہے ۔ نفسانی خواہشات کے لیے من مانی کر رہا ہے ۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں سے اپنے آپ کو آزاد سمجھتا ہے مثلاً نمازیں پڑھنے کیلئے تیار نہیں ہوتا ۔ روزے رکھنا بوجھ سمجھتا ہے ۔ تلاوت قرآن کے وقت کو ضیاع سمجھتا ہے ۔ حتیٰ کہ رسولوں اور فرشتوں پر ایمان لانا تو درکنار ان سے دشمنی کرتا ہے ۔ ان کو مٹانے کے لیے طرح طرح کے حیلے اور مکر وفریب سے کام لیتا ہے ۔

غرض آخرت کے تصور کو جھٹلانے کے نتیجہ میں انسان بیسیوں نیکیوں سے محروم اور غفلتوں کا شکار ہی نہیں ہوتا ۔ بلکہ بیشمار برائیوں اور بدیوں سے محبت کرنے لگ جاتا ہے ۔

اس بدعقیدہ کا بطلان اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد بار کیا ہے ۔ مثلاً فرماتا ہے ۔

" وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔

(سورۃ العنکبوت آیت ۶۵)

یہ ورلی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے ، اور اخروی زندگی کا گھر ہی (درحقیقت) اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے ۔ کاش کہ لوگ جانتے ۔

پھر ایک دوسری جگہ فرماتا ہے ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۔۔۔۔ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۔۔۔۔۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔

(سورۃ الحدید آیت: ۲۱)

یعنی اے لوگو! جان لو ۔ کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور مشغلہ ہے زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے ۔۔۔۔۔ آخرت میں دنیا داروں کے لیے سخت عذاب ہے ۔ دنیا کی زندگی تو محض ایک دھوکے کا سامان ہے ۔

اس لیے وہ لوگ جن کے دلوں میں خوفِ خدا ہوتا ہے ۔ اپنے رب پر سچا ایمان ہوتا ہے ۔ وہ اپنے آپ کو اس دنیا میں مسافروں کی طرح خیال کرتے ہیں ۔ جنہیں اگلی منزل پر پہنچنے کا فکر دامن گیر ہوتا ہے ، اس سلسلہ میں ان کے رب نے جو راہ نمائی کی ہے اس سے ایک قدم آگے یا پیچھے نہیں ہوتے ۔ قبل اس کے کہ اخروی زندگی کی کیفیت یا حالت بیان کی جائے یہ بتانا ضروری ہے کہ آخرت کے حالات اور واقعات کسی مشاہدہ یا تجربہ کا نتیجہ نہیں ہو سکتے کیونکہ آج تک جتنے بھی انسانوں نے اس دنیا سے کوچ کیا ہے وہ واپس نہیں لوٹے ۔

تاہم اخروی زندگی کا یقینی علم قرآنی وحی کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہے ، اور وہ بھی تمثیلی اور تصویری زبان میں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

" فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(سورۃ سجدہ آیت ۱۸)

یعنی حیات آخرت کے بارہ میں کوئی انسان اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا ۔ نہ اس کو پورے طور پر ذہن میں لا سکتا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے لوگوں کے نیک اعمال کے بدلہ میں اخروی زندگی میں کون کون سی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں ۔

یعنی مرنے کے بعد کی زندگی کا صحیح تصور اس دنیا میں لگانا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ۔ جو کچھ اس بارہ میں بیان کیا جاتا ہے وہ صرف سمجھانے کے لیے ہے ۔ ورنہ وہاں کی نعمتیں اتنی اعلیٰ درجہ کی اور سزائیں اتنی ہیبت ناک ہیں کہ ان کا احاطہ مشکل ہے ۔

قرآن وحدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اخروی زندگی میں انسان کا یہ جسم نہیں ہوگا ۔ بلکہ ایک روحانی جسم ہوگا ۔ جو تکلیف اور راحت کو محسوس کر سکتا ہوگا ۔

اس میں شک نہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق

اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِّلْكَافِرِ ۔ یہ دنیا مومن کے لیے ایک قید خانہ سے کم نہیں ۔ کیونکہ سردی ہو یا گرمی ، امن ہو یا جنگ ۔ رات ہو یا دن صبح کی سپیدی سے لے کر رات کی تاریکی تک ایک دن میں پانچ مرتبہ خدائے ذوالجلال کے سامنے جھکنا پڑتا ہے ۔ خدا کے گھر تک جانے کے لیے وقت اور مسافت طے کرنا پڑتی ہے ، راتوں کی نیند اور دنوں کا آرام قربان کرنا پڑتا ہے ۔ اس سے بڑھ کر موحد کے لیے سال میں ایک ماہ بھوک اور پیاس کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے ، جسے وہ سعادت سمجھتا ہے ، مال پاس ہو تو غریبوں یتیموں بیواؤں مسکینوں کو بھی محروم نہیں رکھتا ۔ اگر مال کے علاوہ صحت اور امن ہو ۔ تو زندگی میں ایک مرتبہ دور دراز کی مسافت طے کر کے بیت اللہ کا طواف کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے ۔

موحد یہ سب پابندیاں خدا کی رضا کے لیے اور اخروی زندگی کے حصول کے لیے قبول کرتا ہے اس وجہ سے اس دنیا کو قید خانہ کا نام دیا گیا ہے اور جس طرح ایک قیدی دنیا کے قید خانہ سے دل نہیں لگاتا ۔ اسی طرح موحد دنیا سے دل نہیں لگاتا ۔ مگر کافر کو چونکہ خدا کی ہستی پر یقین نہیں ہوتا اپنی دولت اور صحت پر گھمنڈ ہوتا ہے ۔ دل میں تکبر ہوتا ہے ۔ وہ دین کی بالادستیوں کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزادانہ طور پر جو پالیوں کی طرح کھا پی کر سو جاتا ہے۔ حق و ناحق۔ حلال و حرام عزت بے عزتی کا خیال نہیں کرتا۔ اس وجہ سے اسے یہ دنیا جنت معلوم ہوتی ہے مگر اخروی زندگی میں اس کے لیے کوئی بھلائی مقدر نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۔

یعنی جو آخرت کی کھیتی کا طلبگار ہے ہم اس کھیتی کے حصول میں اس کی مدد کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا طلب گار ہے ہم اسے دنیا میں سے حصہ دے دیتے ہیں۔ لیکن اخروی زندگی میں اس کا کچھ حصہ نہیں ہوتا۔

لیکن اس کے مقابل پر موحد بیشک دنیا میں طرح طرح کی پابندیاں قبول کرتے ہیں۔ اور تکلیفیں و صعوبتیں اٹھاتے ہیں۔ مگر ان دکھوں سے گھبراتے نہیں ان میں لذت اور سرور پاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ یقین کامل ہوتا ہے کہ یہ عارضی تکلیفیں ہیں۔ اور ان کے بدلہ میں لازوال نعمتیں اور ان گنت برکتیں انہیں ملنے والی ہیں۔ مثلاً جن کا ذکر قرآن کریم میں یوں آیا ہے۔

(۱) يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (یونس ع ۱۰)

ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے (کامیابی کے راستہ کی طرف) ہدایت دے گا اور آسائش والی جنتوں میں انہی کے (تصرف کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

۲- پھر فرمایا ہے

لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۚ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ ۔

(سورۃ نساء آیت: ۵۸)

ان کے لیے ان میں پاک بیویاں ہونگی اور ہم انہیں گھنے سایہ میں رہنے کے لیے داخل کریں گے۔

۳- اور پھر فرمایا ہے:-

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ

(سورۃ حج آیت: ۲۴)

یعنی ان کو اس میں سونے اور موتیوں کے جڑاؤ والے کنگن پہنائے جائیں گے۔ ان کا لباس اس میں ریشم کا ہوگا۔

۴- اور پھر فرمایا ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۔ (الدھر آیت: ۶)

کہ دنیا میں خدا کی رضا کی خاطر نیکی یا پابندی اختیار کرنے والے لوگ اخروی زندگی میں ایسے پیالے پئیں گے جن میں کافور کی خاصیت ملائی ہوئی ہوگی۔

۵- اور پھر فرمایا:-

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝

(سورۃ الدھر آیت ۱۴ تا ۱۷)

وہ اخروی زندگی میں چھپر کھٹوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے نہ تو اس میں شدید گرمی دیکھیں گے۔ نہ شدید سردی۔ اور باغ کے سائے ان پر جھکے ہوں گے۔ اس کے پھل ان کے قریب کر دیئے جائیں گے اور وہ چاندی کے برتن اور آفتابے اور ایسی صراحیاں لے کر جو شیشے کی ہوں گی۔ ان کے پاس بار بار آئیں گے۔ یہ بظاہر شیشے کے نظر آنے والے برتن اصل میں چاندی کے ہوں گے۔ جن کو خدا کے فرشتے اپنی کامل صناعی سے بنائیں گے۔ (حتیٰ کہ) وہ شیشے کی مانند چمکنے لگیں گے۔

۶- اور پھر فرماتا ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ ۔

(سورۃ الدھر آیت ۲۰ تا ۲۱)

ان نیکی اختیار کرنے والے لوگوں کے پاس ہمیشہ خدمت کرنے والے نوجوان بار بار حاضر ہوتے رہیں گے۔ اور جب تو ان خادموں کو دیکھے گا۔ ان کی نسبت گمان کرے گا۔ کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ اور جب تو ان کو دیکھے گا۔ ان کی جگہ پر ایک بہت بڑی نعمت اور بڑی بادشاہت نظر آئے گی

۷- اور پھر فرماتا ہے۔

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝

(سورۃ الغاشیہ آیت: ۱۴ تا ۱۷)

اور اس اخروی جنت میں اونچے تخت بھی رکھے ہوئے ہوں گے اور آب خورے دھرے ہوں گے اور سہارا لینے والے چھوٹے سائز کے تکیئے قطاروں میں ٹیک لگانے کے لیے رکھے ہوں گے اور قالینیں بچھی ہوئی ہونگی۔

اور پھر فرماتا ہے

۸- رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۔ (بقرہ آیت: ۲۶)

یعنی اخروی زندگی میں پھلوں میں سے کچھ رزق انہیں دیا جائے گا۔ گویا اعمال صالحہ کے لذیذ پھل وہاں ملیں گے۔ جیسے محاورہ ہے۔ اپنے کیے کا پھل پائے گا۔

اور پھر فرماتا ہے

۹- وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ

(سورۃ الواقعۃ آیت: ۲۲)

اخروی زندگی میں انہیں حسب خواہش پرندوں کا گوشت بھی ملے گا۔

اور پھر فرمایا:-

۱۰- نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ۔

(التحریم آیت: ۹)

اور ان کا نور ان کے آگے آگے ہی بھاگتا جائیگا۔ اور دائیں پہلو کے ساتھ بھی یہ نقشہ ہے۔ اس زندگی کا جسے اللہ تعالیٰ نے یوم الآخرہ قرار دیا ہے اور ایک موحد کی تمنا اور تڑپ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ مرنے کے بعد راحت اور اطمینان اور آسائش والی زندگی اسے حاصل ہو۔ اس کے لیے انتہائی ضروری بات یہ ہے کہ انسان اس عارضی زندگی سے دل نہ لگائے اور اس دنیا میں ہر وہ عمل کرے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کے مطابق ہو۔ کیونکہ انسان اس زندگی میں جو کچھ بوئے گا اس کے پھل اگلی زندگی میں حاصل کرے گا۔ اس کے لیے بہترین صورت یہ ہے۔ کہ روزانہ کے اعمال کا انسان سونے سے پہلے محاسبہ کرے۔ دعا ہے خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے مقبول اعمال بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔ جس کے بدلہ میں راحت و طمانیت والی زندگی مرنے کے بعد میسر ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

خدا کا کام اپنے گلے میں نہ ڈالو

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود اپنے ایک اشتہار ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کے کام اپنے گلے میں ڈال کر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی کرو اور دعا میں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شیوہ ٹھہراؤ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اس کی جماعت کہلا کر تقوے اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کرے گا کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی اور پھر بھی تم سو گئے اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے۔ اگر تم اس کے حکموں پر نہیں چلو گے اگر تم اس کے حدود کی عزت نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کرے گا۔ اور ایک قوم تمہارے عوض لائے گا جو اس کے حکموں پر چلے گی۔۔۔ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا (لوگ۔ ناقل) خالص توحید پر قائم ہو جائیں اور ان کو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر قسم کا گند نکل جائے۔"

(اشتہار ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کی والدہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالواسع فاروقی۔ ربوہ

- اہلیہ مکرم عنایت اللہ صاحب گورایہ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ گردہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

- خاکسار یکم نومبر ۱۹۸۴ء سے بیمار ہے جملہ احباب اور بزرگان سلسلہ سے جلد شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر اللہ داد خان علوی عرضی نویس ربوہ)

- میرے بہنوئی مکرم عبدالحمید عارف صاحب کے امتحان ہونے والے ہیں۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ساجدہ اسحاق۔ فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت و حیات کا حکیمانہ تصور

مکرم طارق محمود طارق صاحب۔ مربی سلسلہ

یوں تو ہر انسان زندگی یا موت کی تعریف ایک یا دو جملوں میں کر سکتا ہے۔ لیکن غور کرنے اور احکام الٰہی کی روشنی میں اس کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان دونوں الفاظ میں وسیع معانی پنہاں ہیں۔ انہیں پرکھنے کے لئے زندگی اور موت کو مختلف زاویوں سے دیکھنا پڑے گا۔

زندگی کیا ہے؟ - زندگی نام ہے اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کا۔ زندگی نام ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنانے کا۔ زندگی نام ہے مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا۔ زندگی نام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کا، زندگی نام ہے علم کا۔ زندگی نام ہے جہالت کو دور کرنے کا۔ زندگی نام ہے اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھنے کا۔ زندگی نام ہے دوسروں کی خدمت کرنے کا جس طرح کائنات کی ہر چیز بلا معاوضہ انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ جیسے سورج، چاند، ستارے ہوا، پانی، پرندے، چرندے، چوپائے۔ دوسروں کی خدمت میں کوشاں ہیں۔

کیونکہ گائے نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میرا دودھ میرے بچے کے علاوہ انسانوں کو کیوں پلایا جاتا ہے۔ حلال جانوروں نے کبھی یہ شکوہ نہیں کیا کہ کیوں ہمارا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ پیدا ہی اس لئے کئے گئے ہیں کہ دوسروں کی خدمت کریں۔

زندگی نام ہے حرکت کا۔ زندگی نام ہے حکمت و دانائی کا۔ زندگی نام ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا۔ زندگی نام ہے لقائے الٰہی کا۔

قرآن کریم میں زندگی کو حیاۃ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ زندگی ایک انسانی فرد سے لے کر ایک قوم تک تعلق رکھتی ہے۔ وہ افراد ہمیشہ زندہ رہتے ہیں جو اپنی زندگی کے مقصد کو پا لیتے ہیں۔ اور وہ قومیں ہمیشہ کی زندگی پا جاتی ہیں جو اپنی تخلیق کے مقصد کو سمجھ لیتی ہیں اور عدل و احسان تقویٰ و پرہیزگاری عفو و درگذر سے کام لیتی ہیں۔

زندگی کی دو قسمیں ہیں:۔
(۱) عارضی زندگی۔ (۲) حقیقی زندگی۔
عارضی زندگی وہ زندگی ہے جسے ہم اس جہان کی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ جس کی بنیاد پر اگلی اور مستقل اور حقیقی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ حقیقی زندگی وہ ہے۔

جو انسان کی دنیاوی زندگی کے بعد شروع ہوتی ہے۔

حقیقی زندگی پانے کا ذریعہ:۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس حقیقی زندگی اور مستقل زندگی کو پانے کا طریقہ کیا ہے؟ یہ سوال بہت ہی اہم ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنی زندگی کا مقصد سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن کریم اس بات کا یعنی حقیقی زندگی کا اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ
(البقرۃ)

کہ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندگی کے اعلیٰ مدارج کو اور حقیقی زندگی کو پانے والے ہیں۔

اسی طرح دوسری جگہ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔
(آل عمران نمبر ۱۷۰)

کہ جو لوگ خدا کے راستہ میں اپنی جان پیش کرتے ہیں۔ انہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اور اپنے رب کے حضور سے ان کو رزق دیا جاتا ہے۔

؎ راہ مولا میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

ان دو آیات سے ثابت ہوا کہ جو شخص حقیقی زندگی پانا چاہتا ہے۔ اس کو اللہ کے راستہ میں اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد، اپنا نفس اور عزت قربان کرنا پڑے گی اور ہر قربانی خداوند قدوس کے لئے ادا کرنی ہوگی۔ تب حقیقی زندگی میسر ہوگی۔

حقیقی زندگی پانے کا دوسرا ذریعہ

حقیقی زندگی پانے کا دوسرا طریقہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنانا ہے۔ کیونکہ جس طرح آسمانی بارش سے زمین قابل کاشت ہو جاتی ہے اور مردنی کے بعد زندگی پا لیتی ہے اور سرسبز و شاداب ہو کر فصل اگانے کے قابل ہو جاتی ہے اس طرح ایک انسان آنحضرتؐ کی کامل پیروی کے نتیجہ میں اس مقام تک جا پہنچتا ہے کہ پھر وہ حقیقی زندگی کو پا لیتا ہے

پس زندگی عطا کرنیوالا خداوند قدوس ہے زندگی بخش رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ زندگی بخش قرآن کریم ہے سب انبیاء روحانی موت کو دور کرنے کے لئے مبعوث کئے گئے اور لوگوں کو نئی زندگی عطا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انہیں دنیا میں بھیجا۔ جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ (آل عمران ۵۰)

کہ میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کروں گا۔

تمام انبیاء و قنتی طور پر اور محدود علاقے میں ایسے کام کرتے تھے۔ لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ عظیم الشان اور کائناتی نبی ہیں جنہوں نے ہر اس انسان کو زندگی بخشنے کا سامان کیا جو کائنات کے کسی حصہ میں بھی رہتا ہو۔ اور آئندہ کسی زمانہ میں بھی پیدا ہونے والا ہو۔

غرض روحانی مردے ہوں یا جسمانی زندگی خدا تعالےٰ ہی عطا فرماتا ہے یعنی نیک فطرت اور نیک بخت لوگ زندگی پا جاتے ہیں اور بدقسمت ایمان نہ لا کر مردہ ہی رہتے ہیں۔

پھر ایک اور لحاظ سے ہم زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ یعنی مادی اور فانی زندگی۔ (۲) روحانی اور ابدی زندگی۔

جس طرح مادی اشیاء کو قائم رکھنے کے لئے مختلف اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً ہوا پانی، خوراک، کپڑا، لباس وغیرہ اس طرح روحانی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے بھی مختلف اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ اشیاء یا وہ اعمال یا وہ اعتقادات یا عبادات قابل ذکر ہونگی جو شریعت کی شکل میں خداوند قدوس کی طرف سے رسول یا نبی کے ذریعہ لوگوں تک پہنچتے ہیں ان باتوں سے پہلو تہی کرنا یا انکار کرنا یا مخالفت کرنا بالآخر روحانی اور ابدی موت کا سبب بن جاتا ہے مثلاً

وہ لوگ جو انبیاء کے منکرین کی فہرست میں آتے ہیں ان کے حالات قرآن پاک نے محفوظ کر دیئے ہیں۔ اور انہیں بُرے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ بجا لائے۔ ان کے نام بھی محفوظ کئے ہیں اور انہیں اچھے القابات سے نوازا ہے۔ اور ابدی زندگی کا ان سے وعدہ کیا ہے۔

پھر وہ افراد جو اپنی قوم یا ملک یا مذہب کے لئے اپنی جان مال اور عزت قربان کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کے حضور ان کا بھی مقام ہے اور ان کو بھی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد اب حقیقی زندگی حاصل کرنے کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر حقیقی اور ابدی زندگی نصیب ہو سکتی ہے اور یہی وہ دروازہ ہے۔ جس میں داخل ہو کر ابدی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی زندگی کو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جس طرح زندگی کی مختلف قسمیں ہیں اس طرح موت کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

موت کی ایک قسم کو حقیقی موت کہتے ہیں یعنی کسی جاندار کے جسم سے اگر اس کی روح پرواز کر جائے تو کہا جاتا ہے۔ کہ اس پر موت وارد ہو گئی۔ یا بالفاظ دیگر دل و دماغ کا کام بند کر دینے کا نام موت ہے۔ موت کی بھی دو قسمیں ہیں ایک عارضی موت ہے جو کہ نیند کی حالت میں وارد ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ اس موت کا قرآن کریم میں ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ قبض کرتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو جان نہ مرے اسے قبض کرتا ہے اس کی نیند میں پھر وہ روکے رکھتا ہے اس جان کو جس جان پر اس نے موت کا فیصلہ کیا اور دوسری کو بھیج دیتا ہے مقررہ وقت کے لئے۔ (الزمر ۴۳)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ موت یا تو نیند کی صورت میں واقع ہوتی ہے جسے عارضی موت کا نام دیا جا سکتا ہے اور دوسری حقیقی موت ہے جس کے بعد جسم کو روح واپس نہیں ملتی۔

موت کی ایک اور قسم بھی ہے یعنی زندگی کے مقصد کو نہ سمجھنا اور جس غرض کے لئے انسان

کو خداوند قدوس نے پیدا کیا ہے اس مقصد کو نہ سمجھنا بلکہ اس کے خلاف فعل کرنا اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو جب کہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔

(انفال ۲۵)

مراد اس سے وہ زندگی ہے جو روحانیت کے علاوہ ہو جس سے اللہ کا فرستادہ لوگوں کو نکالنا چاہتا ہے اور یہاں پر مخاطبین قبروں والے نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو الٰہی احکامات سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔

ایک موت وہ ہوتی ہے جو انسان خدا کی رضا کی خاطر اپنے نفس کو کچل کر اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔ پھر موت ایک قسم بزدلی بھی ہے۔ کیونکہ بزدل اپنی حقیقی موت سے قبل کئی دفعہ بزدلی کی وجہ سے اپنے اوپر موت وارد کر لیتا ہے اسی طرح پر غلامی بھی ایک موت ہی ہے۔

مختصر یہ کہ موت نام ہے حرکت کے بند ہونے کا۔ موت نام ہے اپنی زندگی کے مقصد کو نہ سمجھنے کا۔ موت نام ہے اللہ تعالیٰ سے دوری کا۔ موت نام ہے غلط کام کرنے کا۔ موت نام ہے جاہلیت کا۔ موت نام ہے جہالت کا۔ موت نام ہے علم سے دوری کا۔ موت نام ہے قرآن اور دین سے دوری کا موت نام ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو نہ اپنانے کا۔

اگر کوئی زمین فصل کے قابل نہ ہو تو اسے مردہ زمین سمجھا جائے گا۔ اگر کوئی پھلدار درخت پھل نہ لاوے تو اسے مردہ درخت سمجھا جائے گا۔ اگر کوئی بیل قلبہ رانی نہیں کرتا تو اسے ذبح خانہ بھیج دیا جائے گا۔ اس لئے قرآن کریم میں ان لوگوں کو جو خدا سے دور ہیں انہیں اموات غیر احیاء کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے حالانکہ بظاہر وہ زندہ ہوتے ہیں اور زندگی کے دن گذار رہے ہوتے ہیں۔

پس جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اگر وہ اپنی زندگی کے مقصد کے مطابق اپنی زندگی کے لمحات نہیں گذارتا تو اسے مردہ کی فہرست میں شمار کیا جائے گا۔

غرض دنیا کی ہر شے فانی ہے اور موت ہر ایک کے حصہ میں آتی ہے اور حیات ابدی جو حقیقی حیات ہے وہ کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب بی۔ اے صدر جماعت احمدیہ لوہری والا ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۱ اکتوبر کو رات کے نو بجے تقریباً تین ماہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی عمر ۷۰ سال تھی۔ آپ تادم آخر مقامی جماعت کے صدر چلے آرہے تھے۔ آپ نے اس فریضہ کو بطریق احسن نبھایا۔

مرحوم ایک مخلص ملنسار۔ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گزار، خدا دوست اور سلسلہ کا درد رکھنے والے انسان تھے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے دن مورخہ ۱۲/۱۱/۸۴ بروز جمعہ ۴ بجے شام مکرم ماسٹر نصرت احمد صاحب ایم۔ اے سیکرٹری مال نے پڑھائی۔

تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین

(محمد غضنفر چٹھہ انسپکٹر مال احمد گوجرانوالہ)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ رشیدہ رشدی صاحبہ بیوہ عبدالغنی رشدی صاحب مرحوم نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ ۲۰/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ خاوند مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے جن کے ورثاء میں میرے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ جن کو یہ مسئلہ کہ پلاٹ میرے نام منتقل کیے جانے پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس لیے فیصلہ دیا جائے کہ یہ پلاٹ میرے نام منتقل ہو جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو مذکورہ قطعہ میں سے عبدالغنی رشدی صاحب مرحوم کے حصہ کے انکی بیوہ رشیدہ رشدی صاحبہ کے نام انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مکرم چوہدری بشیر احمد کاہلوں مرحوم

مکرمہ شاہدہ وحید کراچی

میرے پیارے ابا جان مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں جو سیالکوٹ اور جہانیاں ضلع ملتان کے رہنے والے تھے۔ ایک مخلص اور پیدائشی احمدی بزرگ تھے ۱۱ جون ۱۹۸۴ء کو ۸۰ سال کی عمر میں ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ابا جان ڈھاکہ (بنگال) میں سروس کرتے تھے اس کے بعد ضلع ملتان جہانیاں میں سروس کی۔ دینی کتابیں کثرت سے خریدتے اور مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ ۱۹۵۵ء میں حیدر آباد ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری میں سروس کی

ابا جان نے وہاں پر ۱۹۷۰ء تک سروس کی جبکہ ۱۹۶۵ء سے ریٹائر ہو گئے تھے اور بعد ریٹائرمنٹ اعزازی طور پر اپنی محنت، دیانتداری۔ کام میں لگن صاف گو ملنسار ہونے کی وجہ سے کام کرتے رہے۔ پھر کراچی میں ڈیکا سیمنٹ فیکٹری میں ۱۹۷۱ء سے لے کر دسمبر ۱۹۷۶ء تک سروس کی۔ جلوری میں ربوہ اور ملتان زمینوں کے کام کے سلسلے میں شفٹ ہو گئے۔

ابا جان بے حد نیک سیرت کے مالک تھے۔ نماز باجماعت کے پابند تھے۔ آخری ایام میں بھی جب تک صحت نے وفا کی باجماعت نماز پڑھتے اور جمعہ باقاعدہ پڑھنے جاتے تھے۔ گھر میں سب کو نماز باجماعت کی تلقین کرتے اور سلسلہ کی کتابوں کے مطالعے کی تلقین کرتے۔ اپنی ساری اولاد کو دینی اور دنیاوی تعلیم سے مالا مال کروایا۔ ابا جان انتہائی سچے اور کھرے آدمی تھے۔ بناوٹ اور تکلف سے نفرت تھی۔ سچ کے معاملے میں مصلحت پسندی کے شدید مخالف تھے۔ ابا جان خود سادہ طبیعت کے مالک تھے سادہ غذا کھاتے دو یا تین کھانے پکتے تو ایک کھانا کھاتے دوسروں کو بھی ایک کھانا کھانے کی تلقین کرتے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات و واقعات سنانے لگ جاتے تھے۔ سادہ لباس سر پر لال ٹوپی ان کا پہناوا تھا۔ فضول خرچی سے پرہیز کرتے صدقہ اور چندہ کھلے دل سے دیتے۔ اخبار الفضل باقاعدگی سے پڑھتے۔ تمام بچوں سے بے محبت سے پیش آتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی فرمانبردار اور والدین کے لئے دردِ دل رکھنے والی اولاد سے نوازا انہوں نے اپنے والدین کی خوب خدمت کی ابا جان کی ذات میں صبر و قناعت کا بے پناہ مادہ تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں اس کا زبردست عملی اظہار کیا۔ ملازم آدمی کی کتنی تنخواہ ہو اور خاصکر کہ جب اس کا کوئی اور ذریعہ معاش بھی نہ ہو آپ نے اس قلیل آمدنی میں اپنی اولاد کو اچھی تعلیم سے آراستہ کیا اور ان کی شادیاں کیں۔ اپنا دارالصدر غربی ربوہ میں مکان بھی بنوایا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء پر کہتے رہے کہ یہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کا گھر ہے اور پھر پورے خاندان کو عام دعوت دی۔ تمام رشتہ داروں کو الگ الگ خط لکھے کہ آپ جلسہ کے دن ہمارے ہاں قیام کریں اور ساتھ بیٹیوں کو تلقین کرتے رہے کہ ان کی خدمت کرو یہ حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں۔ اس طرح مکان بڑی لگن سے بنواتے رہے۔ ابھی نامکمل ہے اور خود اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ مہمان نوازی ابا جان میں بہت زیادہ تھی۔ امیر غریب سب برابر تھے۔ جو کچھ بھی گھر پر ہوتا وقت پر خوش اسلوبی سے پیش کرتے اور بڑی خوشی کا اظہار کرتے۔

ابا جان نے اپنے پیچھے ایک غمزدہ بیوہ سعیدہ بیگم ۲ بیٹے محمد شفیق احمد سوسائٹی کراچی لئیق احمد ہالینڈ اور چھ بیٹیاں عابدہ منصور احمد لندن۔ طاہرہ صدیقہ یوگنڈا، مریم ناز جرمنی۔ زاہدہ داؤد چیمہ ربوہ شاہدہ وحید کراچی ملیر۔ سب سے چھوٹی بیٹی بشریٰ حمید ہالینڈ اس کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

آخر میں قارئین سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے پیارے ابا جان کو اعلیٰ مقام سے نوازتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنے اموال کو بابرکت بنائیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ !

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہشتی مقبرہ میں ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۶۴۳

میں ارشاد بیگم زوجہ محمد اکرم خالد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- زیور طلائی ۳ ۱/۲ تولے مالیتی ۶۵۰۰/- روپے

۲- حق مہر مبلغ ۵۰۰۰/- روپے

نوٹ- حصہ جائیداد مبلغ ۱۵۰۰/- روپے زیر رسید ۰۰۰۰۸۴/۴۰۹۰۸۴ ادا کردیا ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت اخراجات خوراک لباس مل رہے ہیں اور مبلغ ۷ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتبار

ارشاد بیگم مکان ۱/۴ دارالفضل ربوہ
گواہ شد ۱- محمد اکرم خالد ولد محمد طفیل صاحب دارالفضل ربوہ وصیت ۲۴۱۲۲
گواہ شد ۲- محمد صدیق فنگلی مربی سلسلہ وصیت ۸۰۰۲ کوارٹر ۸۸ تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۵۶۴۴

میں محمد طفیل ولد دریامی مرحوم قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ساٹھ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- غیر منقولہ زرعی زمین ۷ کنال واقع چک ۷۳ آر بی کھرڑیانوالہ مالیتی ۷۰۰۰۰/- روپے

اسوقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں اور مبلغ چھ صد روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

محمد طفیل ۱/۴ دارالفضل ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد ۱- محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب وصیت ۸۰۰۲
گواہ شد ۲- محمد اکرم خالد ۱/۴ دارالفضل ربوہ ضلع جھنگ وصیت ۲۴۱۲۲

مسل ۲۵۶۴۵

میں شمیم فضل زوجہ فضل الٰہی صاحب عارف قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- زیور وزن ۱۰ ۱/۲ تولے مالیتی ۲۱۰۰۰/- روپے

۲- ایک عدد سلائی مشین مالیتی ۸۰۰/- روپے

۳- حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے

خاوند کی ماہوار تنخواہ ۷۰۰/- روپے

اسوقت مجھے مبلغ ۳۵۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۷ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاعتبار

شمیم فضل زوجہ چوہدری فضل الٰہی صاحب
تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد ۱- چوہدری فضل دین دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ وصیت ۴۴۵۲
گواہ شد ۲- خلیل احمد مبشر کوارٹر تحریک جدید ربوہ وصیت ۲۰۲۶۷

گمشدہ اشیاء

(۱) خاکسار کے کچھ ضروری کاغذات محلہ دارالصدر شمالی سے دارالرحمت منڈی کو جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں پتہ ذیل پر پہنچا دیں۔

(محمود احمد ولد محمد صادق محلہ دارالصدر شمالی)

(۲) خاکسار کی گھڑی سیکو نائیو۔ سفید رنگ مورخہ ۲/۱۱/۸۴ کو البیت الاقصیٰ میں گم ہوگئی ہے جس صاحب کو ملے مہربانی کرکے پتہ ذیل پر پہنچا دیں

(صفدر حسین ولد طالب معرفت ڈاکٹر شریف احمد خان صدر الفضل ربوہ)

خدا کی راہ میں خرچ کرکے اپنے اموال کو بابرکت بنائیے!

ولادت

خاکسار کی بیٹی عزیزہ عذرا جمیل اہلیہ عزیزم جمیل احمد نصرت آباد اسٹیٹ فضل بھمبرو کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام راحیل احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری حبیب احمد کا پوتا اور مکرم سیٹھ عزیز احمد مرحوم کا پڑپوتا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازی عمر، صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(چوہدری عبدالکریم ولد چوہدری غلام رسول مرحوم۔ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص ضلع تھرپارکر (سندھ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم مکرم منیر احمد صاحب قیصر کے نکاح کا اعلان عزیزہ انور خالدہ صاحبہ بنت چوہدری غفور احمد صاحب سکنہ سکرنڈ کے ساتھ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۴ء کو سکرنڈ میں محترم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نواب شاہ نے مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(سردار محمد ساکن چک نمبر ۷۹ نواں کوٹ عرف بچھا ہے والا ضلع شیخوپورہ پنجاب)

ضروری اعلان

موصیان / موصیات فوری توجہ فرمائیں

بعض وجوہ کی بنا پر اس دفعہ موصیان / موصیات کو فارم ہائے اصل آمد نہیں بھجوائے جاسکے۔ اس لئے گزارش ہے کہ تمام موصیان / موصیات اپنی سالانہ آمد برائے سال ۸۴-۸۳ء (جولائی ۸۳ء تا جون ۸۴ء) نیز اپنی موجودہ جائیداد (کوئی کمی و بیشی ہوئی ہو) سادہ کاغذ پر سیکرٹری صاحب مال مقامی کی تصدیق کے بعد بھجوا دیں تاکہ سالانہ حسابات بھجوائے جاسکیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

برائے توجہ امراء کرام و صدر صاحبان

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہو گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ اکتوبر کو تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما دیا ہے۔ مطبوعہ فارم جماعتوں کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

اس لئے براہ کرم جلد از جلد وعدہ جات لے کر بھجوائیں۔ اگر مطبوعہ فارم نہیں ملا تو بھی سادہ کاغذ پر ہی وعدہ جات بھجوا دیں مگر وعدوں کے ساتھ دفاتر کی تقسیم نہ بھولیں ہر وعدہ کو واضح کریں کہ یہ کس دفتر سے تعلق رکھتا ہے اول۔ دوم یا سوم سے جزاکم اللہ۔

(وکیل اعلیٰ اول)

بیرون ملک خریداروں کیلئے یاددہانی

بیرون ملک جن خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم اپنا چندہ سالانہ یا ششماہی جلد از جلد بھجوا دیں۔ ایسے دوستوں کو انفرادی طور پر بھی یاددہانی کروائی جا رہی ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

قائداعظم یونیورسٹی میں داخلے

ا۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں درج ذیل مضامین میں داخلے دسمبر کے پہلے ہفتہ میں متوقع ہیں۔ ۵۰٪ طلباء کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں:۔

(۱) الیکٹرونکس (۲) اکنامکس (۳) انتھروپالوجی
(۴) انٹرنیشنل ریلیشنز (۵) ایم۔ بی۔ اے (۶) ایم۔ پی۔ اے
(۷) بیالوجی (۸) پاکستان سٹڈیز (۹) ڈیفنس اینڈ سٹریٹیجک سٹڈیز
(۱۰) ریاضی (۱۱) فزکس (۱۲) کمپیوٹر سائنس
(۱۳) کیمسٹری (۱۴) جیو فزکس (۱۵) ہسٹری

ب داخلے کا طریقہ کار

ہر مضمون کا میرٹ ۱۰۰ نمبروں میں سے بنایا جاتا ہے جنکی تقسیم درج ذیل ہے۔

(۱) ایف۔ ایس سی۔ اور بی ایس۔ سی کا ڈویژنز کے نمبر = ۵۰ (i) اگر دونوں I ڈویژنز ہوں تو ۲۵+۲۵ = ۵۰ نمبر (ii) اگر ایک I ڈویژن اور ایک II ڈویژن ہو تو = ۲۵+۱۳ = ۳۸ نمبر۔ (iii) اگر دو II ڈویژنز ہوں تو ۱۳+۱۳ = ۲۶ نمبر

(۲) متعلقہ مضمون کا ٹیسٹ = ۴۰ نمبر

(۳) انٹرویو = ۱۰ نمبر (بعض ڈیپارٹمنٹس میں انٹرویو کے نمبر زیادہ ہوتے ہیں)

ج:۔ طلباء و طالبات اپنے مختصر کوائف اور B.A / B.Sc کے مضامین درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں تاکہ انہیں ٹیسٹ کی تیاری کے لیے SAMPLE PAPERS اور دیگر ضروری معلومات فراہم کی جا سکیں۔

(محمد مبشر احمد ڈیپارٹمنٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن) کمرہ نمبر ۶۷ ہاسٹل نمبر ۶ قائداعظم یونیورسٹی۔ اسلام آباد)

وظائف

ایک پبلک ٹرسٹ کی جانب سے پاکستان کی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں سائنس، میڈیسن، ٹیکنیکی اور پیشہ ورانہ کورسوں میں زیر تعلیم طلباء کے لئے میرٹ کے ساتھ ساتھ ان کے گھریلو مالی حالات کی بنیاد پر وظائف کی پیشکش کی جاتی ہے۔ خواہشمند طلباء درخواست فارموں کے حصول کے لئے درج پتہ پر لکھیں۔

سیکرٹری معرفت پوسٹ بکس ۱۶۷ روزنامہ جنگ کراچی

(روزنامہ جنگ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران فوری توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران صاحبان اپنے زیر کفالت افراد کی تفصیل سے صیغہ ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں اور اس امر کی بھی تصدیق فرمائیں کہ کوئی بچہ برسر روزگار یا شادی شدہ نہیں ہے۔ نیز اپنے مکمل ایڈریس سے بھی مطلع فرمائیں۔ جن پنشنران کی طرف سے یہ کوائف موصول نہ ہوئے انہیں واجبات کی ادائیگی نہیں ہو سکے گی

(محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ اسلام آباد

ایک سابقہ اشاعت میں بعض بڑی بڑی جماعتوں کی رفتار ترقی کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس میں اسلام آباد کی جماعت کا ذکر سہواً رہ گیا۔ حالانکہ یہ جماعت فیصد ترقی کے اعتبار سے بڑی بڑی جماعتوں میں چوتھے مقام پر ہے۔ کوائف یہ ہیں کہ تحریک جدید کے ۴۸ ویں سال کی نسبت ۴۹ ویں سال میں وعدہ جات کے اعتبار سے ۴۴ فیصدی اور وصولی کے اعتبار سے ۴۰ فیصد ترقی کی ہے۔ ۵۰ ویں سال میں وعدوں کو قریباً ۷۲ ہزار روپے سے بڑھا کر سوا لاکھ روپے تک پہنچا دیا ہے۔ علاوہ ازیں معاونین خصوصی کی فہرست میں اس جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم ارشد محمود صاحب کا وعدہ بیس ہزار روپے کا ہے۔ جماعت ہذا کے افراد خصوصاً مکرم امیر صاحب اور سیکرٹری صاحب تحریک جدید دفتر ہذا کے خصوصی شکریہ اور قارئین کرام کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خوشخبری
خالص دیسی گھی
ارزاں نرخ (۴۰ روپے فی کلو) دستیاب ہے
باجوہ کریانہ سٹور
کالج روڈ ○ ربوہ

لطیف کلاتھ ہاؤس
ہر قسم کے سوتی و ریشمی کپڑے کا
خاص مرکز:
قریشی مارکیٹ۔ گول بازار ربوہ

HEARTONE COURSE
مقوی دل کورس
مکمل -/200
آزمائشی -/20

INTERNATIONAL NAME		اردو نام
Hypertension Course	100	ہائی بلڈ پریشر کورس
Obesity Course	60/-	موٹاپا کورس
Diabetes Course	80/-	ذیابیطس کورس
Kidney Stone Course	150	پتھری گردہ کورس
Kidney Pain Course	150/-	درد گردہ کورس
Bed Urine Course	30/-	بول بستری کورس
Baby Growth Course	20/-	بے بی گروتھ کورس
Polio Course	120/-	پولیو کورس
Dwarfishness Course	80/-	چھوٹا قد کورس
Body Building Course	30	باڈی بلڈنگ کورس
Eyesight Course	60/-	کمزوری نظر کورس
Myopia Course	60/-	خرابی نظر دور کورس
Deafness Course	45/-	بہرہ پن کورس
Asthma Course	60/-	دمہ کورس
T.B. Course	50/-	ٹی۔ بی کورس
Leucoderma Course	100	پھلبہری کورس

ہر کورس کی تفصیلات مفت طلب کریں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لیبر ہومیو پیتھک کمپنی رجسٹرڈ)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خوبصورت اور دلکش
ڈیزائنوں میں
مشینی سوئٹر
بنوانے کیلئے:
داؤد جنرل سٹور گلی الکیمسٹ
گولبازار (دکان گلی کے اندر ہے)